لینے سے بھی سختی سے منع کر دیا اور کہا کہ سود لینا نہ صرف بائبل بلکہ قانونِ قدرت کے بھی خلاف ہے' مگر چرچ و حکومت یہودیوں کو سوائے سود لینے کے دوسرے کاروبار کی اجازت نہ دیتے تھے۔ پھر جب یہ یہودی اس کاروبار سے دولت اکٹھی کر لیتے تو حکمران ان کی زندگی میں یا مرنے کے بعد اُن کی دولت پر قبضہ کر لیتے۔ برٹرینڈ رسل اس سلسلے میں لکھتا ہے کہ:

> *Throughout the middle ages, barons and eminent ecclesiastics borrowed from Jews, and when they could no longer pay the interest they instituted a pogrom.*
>
> ''قرونِ وسطیٰ کے تمام دور میں بااثر بڑے لوگ یہودیوں سے قرض لیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ سود ادا نہ کر سکتے تو باقاعدہ ایک نظم کے ساتھ ان یہودی سرمایہ داروں کو قتل کر دیا کرتے تھے''۔

آگے رسل لکھتا ہے کہ:

> ''جدید دور میں جب سرمایہ داری عیسائیوں کا چلن بن گئی تو سرمایہ داروں کا قتل برداشت نہ کیا جانے لگا''۔ (۱۷)

ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی بمباری

اب یہ بات امریکی ہفتہ وار رسالوں میں بھی شائع ہو چکی ہے کہ جرمنی کی شکست واضح ہونے کے بعد جاپان بھی ہتھیار ڈالنے والا تھا اور ایٹمی بمباری نہ بھی ہوتی تو وہ ہتھیار ڈال دیتا' مگر امریکی حکومت نے محض تجربہ کی خاطر جاپان پر دو ایٹمی حملے کیے۔ ان میں معصوم بچوں اور لوگوں کی جتنی بربادی ہوئی اس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی ع ''کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟''

مزید یاد رہے کہ امریکہ اور روس نے اس کے بعد بھی خود اپنے فوجیوں اور عوام پر ایٹمی تجربے کیے۔ یہ باتیں اخبارات میں آ چکی ہیں اور کتابوں میں بھی لکھی جا چکی ہیں۔ مگر خدا نے چاہا اور زندگی رہی تو ہم یہ باتیں مغربی حکومتوں کے خود اپنے عوام پر مظالم کے سلسلے میں الگ بیان کریں گے۔ یہاں تفصیلات کا موقع نہیں۔ بقول رسل:

''یورپ میں سور کھانے سے انکار پر یہودیوں کو اذیت دے کر قتل کیا جاتا رہا''۔(۱۸)

جدید فلسفہ وتہذیب کا دوہرا معیار

دکھاوے کی بات الگ مگر درحقیقت جدید فلسفہ اور تہذیب میں عوام کا نہیں بلکہ بڑے لوگوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔اس بات کو برٹرینڈ رسل نے تاریخ فلسفہ کی کتاب میں کئی جگہ لکھا ہے۔ یہاں ہم ایک حوالہ پر اکتفا کرتے ہیں جو اُس نے نطشے کے سلسلے میں ذکر کیا ہے۔وہ لکھتا ہے:

He holds that the happiness of common people is no part of the good perse. All that is good or bad in itself exists only in the superior few, what happens to the rest is of no account.

''یعنی نطشے کے نزدیک عام آدمیوں کی بہتری یا خوشی کی کوئی اہمیت نہیں۔ درحقیقت جو چیز اچھی یا بری ہے وہ صرف چند بڑے لوگوں میں پائی جاتی ہے' باقی لوگوں کے ساتھ جو گزرتی ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔''(۱۹)

مغربی حکومتوں کی دیگر ملکوں میں خوفناک دہشت گردیاں

امریکن میکملن کمپنی نے ولیم جے چیمبلس (William J.Chambliss) کی کتاب چھاپی ہے جس کا نام ''شعبہ جرائم کی تحقیق'' "Exploring Criminology" (مطبوعہ ۱۹۸۸ء) ہے۔اس میں حکومتوں کے جرائم اور دہشت گردی کا بھی ذکر ہے' بلکہ تیرھواں باب (سٹیٹ آرگنائزڈ کرائم) خاص اسی موضوع پر ہے۔اس کے صفحہ ۳۲۸ پر لکھا ہے کہ:

Thus the history of nation states is also a history of organised crime.

''اس طرح سے قومی حکومتوں کی تاریخ منظم جرائم کی تاریخ بھی ہے''۔

بحری قزاقی میں شراکت

صفحہ ۳۲۹ پر لکھتا ہے کہ: انگلینڈ' فرانس اور دیگر یورپین حکومتوں نے لوٹ مار میں

حصّہ کی شرط پر بحری قزاقوں کو فرمان لکھ کر دینے شروع کئے' جن کی رو سے وہ ان حکومتوں کی بندرگاہوں میں لنگر انداز ہو سکتے تھے۔ مزید اپنی بحری حکومتوں کو احکام دے دیئے کہ وہ ان کی قزاقی میں مزاحمت نہ کریں۔ اس قزاقی میں قتل' زنا بالجبر' لوٹ مار' شہروں اور دیہات کو تباہ کرنا' بلکہ تمام وہ دہشت ناک جرائم شامل تھے جن کا ایک ناول نویس سوچ سکتا ہے۔ یوں وسیع پیمانے پر جرائم کی اجازت ہوگئی جو خود اُن کے اپنے قوانین کے خلاف تھی۔ انگریزی الفاظ یوں ہیں:

> *These letters were issued, naturally, on the condition that the pirates shared the loot with the issuing government. Pirating involved murder, rape, plunder, destruction of cities and towns, and indeed a collection of criminal acts as heinous and premeditated as can be imagined by the most creative fiction writer.....*
>
> *..... licensed criminality on a massive scale.*

پھر بعض قزاقوں کو نیوی میں کمیشن بھی ملتے رہے۔ انگریزوں نے ''ڈریک'' کو سر کا خطاب دیا اور امریکہ نے ''جین'' کو نیوی میں ایڈمرل بنا دیا۔ صفحہ ۳۳۱ پر ہے کہ ۱۵۰۰ سے ۱۸۰۰ء تک تقریباً ہر یورپی قوم نے قزاقی میں حصّہ لیا۔

منشیات کی سمگلنگ

جدید دور میں قزاقی کی جگہ اسلحہ اور غیر قانونی منشیات کی سمگلنگ نے لے لی ہے۔ اور سمگلنگ کے اپنے قوانین کی سخت خلاف ورزی کرنے والا ملک امریکہ ہے۔

ویت نام کی جنگ کے دوران سی آئی اے نے جنوب مشرقی ایشیا میں منشیات کا کاروبار یہ کہتے ہوئے شروع کیا کہ منشیات کے گندے کاروبار سے ہم بلند اخلاقی کام کرنا یعنی کمیونزم کو روکنا چاہتے ہیں۔ امریکہ سے پہلے فرانس اپنے اخراجات کا ۵۰ فیصد ویت نام میں افیون کے لائسنس سے پورے کرتا تھا۔ فرانس اور امریکہ کے جاسوسی ادارے افیون کی پیداوار اور اس کی تقسیم کا کاروبار کرتے تھے۔ امریکہ اور سی آئی اے کے ہوائی جہاز باقاعدگی سے لاؤس اور برما سے افیون کے بنڈل سیاگون

لے جاتے تھے۔اس کام میں بینکوں سے بھی مدد لی جاتی تھی۔

دہشت گردوں کی مدد

آج کی دنیامیں سرکاری جاسوسی کے اداروں کے ذمے دوسرے ملکوں میں اپنی خارجہ پالیسی کے مقاصد کو پورا کرنا بھی ہوتا ہے' اس کے لئے غیر ملکوں میں بھی حامی حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ان کو مدد اور ٹریننگ دی جاتی ہے' ان کے ذریعے مخالفوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور خاص حالات میں قتل بھی کر دیا جاتا ہے۔اس کے لئے بہت سارو پیہ اور لمبی پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔(صفحہ ۳۴۳)

اگلے صفحہ پر لکھتا ہے کہ فوجی جاسوسی کا ایک کام یہ بھی ہے کہ دوسرے ملکوں میں خفیہ سرگرمیاں کیسے جاری رکھی جائیں' جیسے نکاراگوا' انگولا اور موزنبیق کے دہشت گردوں کو کیسے مدد پہنچائی جائے اور ان سیاست دانوں کی کیسے سرپرستی کی جائے جو سی آئی اے کے مقاصد سے ہمدردی رکھتے ہیں' چاہے امریکہ میں ہوں یا غیر ممالک میں۔اس بیان کے اصل انگریزی الفاظ ملاحظہ فرمایئے:

For the militrary intelligence establishment the problem is how to finance ongoing clandestine operations such as the terrorists in Nicaragua, Angola and Mozambique, or the secret campaign contributions to politicians sympathetic to the aims of the CIA abroad and the United States.[۲۰]

(ملخصاً) پھر لکھتا ہے کہ ایک طرف سی آئی اے کی کارکردگی اس سے دیکھی جاتی ہے کہ وہ کمیونسٹ اور سوشلسٹ حکومتوں کو پھیلنے سے کتنا روکتی ہے۔دوسری طرف کانگریس' کینیڈی اور جمی کارٹر جیسے صدر فنڈ مہیا کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔ایسی صورت میں سی آئی اے ان سرمایہ داروں سے فنڈ وصول کرتی ہے جو اُس کے مقاصد کے حامی ہوتے ہیں۔ ویت نام کی جنگ میں غیر قانونی منشیات سے آمدنی کا نیا ذریعہ کھل گیا تھا۔پس جنگ ختم ہونے کے بعد بھی منشیات کی سمگلنگ جاری رکھنا فنڈ حاصل کرنے کا ایک ذریعہ تھا۔سیاگون میں لوٹیا کی فوج کو افیون پہنچانے کے لئے سی آئی اے کو پہاڑ کے ظالم زمینداروں کی مدد لینی پڑتی تھی۔یہ زمیندار کسانوں کے خلاف کرائے کی

فوجوں سے مدد لیتے تھے۔ اگرچہ یہ بہت زیادہ قیمت تھی مگر مغربی جمہوری نظام کے بقا اور ترقی کے لئے یہ قیمت ادا کرنی پڑتی تھی...... پھر لکھتا ہے:

To accomplish this, they joined in partnerships with professional smugglers and corrupt banking officials.

''اس کام کے لئے سی آئی اے کو پیشہ ور سمگلروں اور بے ایمان (کرپٹ) بینک افسروں کو اپنا حصہ دار بنانا پڑا''۔

اس کے ساتھ ساتھ سی آئی اے وہ طریقہ تلاش کر رہی تھی جس کے ذریعے وہ ان ممالک کو اسلحہ بھیج سکے جن کو اسلحہ بھیجنا امریکن قانون کے خلاف تھا' جیسے جنوبی افریقہ' شام' ایران و لیبیا۔ ان وجوہات کی بنا پر آسٹریلیا میں ہیوگن ہینڈ بینک قائم کیا گیا جو مالیات کو سنبھالے تاکہ روپیہ' اسلحہ اور منشیات کی سپلائی کا کام جاری رہ سکے۔ اس کے بعد مصنف نے اس بینک کے خواص لوگوں کے نام اور سابقہ کارنامے تفصیلاً بیان کئے ہیں۔ یہ تقریباً سب سابق فوجی یا جاسوسی اداروں سے متعلق رہے تھے......

فیڈل کاسترو کے قتل کی سازش اور ہیروئن کی تجارت

صفحہ ۳۳۶ پر مصنف لکھتا ہے:

His associate, Theodore S. Shackley, was head of the Miami, Florida, CIA station when the plot to assassinate Fidel Castro by using organized crime figures Santo Trafikcante, Jr., John Roselli, and Sam Giancana was planned and attempted. Shackley was later transferred to Laos, where he organized the Meo Tribesmen and assisted their heroin trafficking.

''اس کا ساتھی تھیوڈور ایس شیکلے میامی فلوریڈا میں سی آئی اے کا ہیڈ تھا جب فیڈل کاسترو کو مجرموں کے نظام کے خاص افراد جان روسالی اور سیم گیانکانا کے ذریعے قتل کرنے کی سازش اور پھر کوشش کی گئی۔ بعد میں شیکلے کو لاؤس تبدیل کر دیا گیا جہاں اس نے میو قبیلہ کے لوگوں کو منظم کیا اور ہیروئن کی تجارت میں ان کی مدد کی''۔

پھر مصنف لکھتا ہے:

> .....Auditors called into investigate the bank opeend a veritable Pandora's box of crime and intrigue. Millions of dollars were missing. Many of the principal depositors of the bank were known to be connected with the international narcotics traffic in Asia and the Middle East.

''بینک کی تحقیقات کے لئے جو آڈیٹر آئے انہوں نے جرائم اور سازشوں کا پینڈورا بکس کھول دیا۔ پتہ چلا کہ کروڑوں ڈالر غائب ہیں اور بینک میں رقوم جمع کرانے والے خواص کا تعلق ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں بین الاقوامی منشیات کی تجارت سے ہے۔''

ناپسندیدہ سیاست دانوں کو غلط پروپیگنڈے کے ذریعے ختم کرنا

مصنف پھر لکھتا ہے کہ سی آئی اے ہیوگن ہینڈ کو اسلحہ کی سمگلنگ اور اس قسم کے دیگر کارناموں میں استعمال کر رہی تھی۔ اور چیزوں کے علاوہ اس بات کا بھی انکشاف ہوا کہ سی آئی اے نے کروڑوں ڈالر آسٹریلیا کے وزیراعظم وٹیتھم پر بداخلاقی اور ہر قسم کے غیر قانونی کام کرنے کے جھوٹے الزامات قائم کرنے اور پروپیگنڈہ کرنے پر خرچ کیئے۔ اگرچہ بعد میں وزیراعظم کو ان الزامات سے بری کر دیا گیا مگر اسے زبردستی استعفاء دینے پر مجبور کر دیا گیا۔ پھر سی آئی اے نے بینک کے ذریعے اپنے پسندیدہ سیاست دانوں کے حق میں پروپیگنڈے پر کروڑوں ڈالر خرچ کیئے۔

ہم کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا عنوان سے ثابت ہو جاتا ہے کہ امریکن سی آئی اے جب آسٹریلیا جیسے اپنے دوست ملک میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ پر کروڑوں ڈالر خرچ کرسکتا ہے تو ایشیائی ممالک میں سیاست میں دخل اندازی پر ایسا کیوں نہیں کرتا ہوگا۔ آسٹریلیا کے مذکورہ بالا واقعہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ پاکستانی اخبارات میں جو امریکہ کے متعلق خبریں چھپتی رہی ہیں کہ وزراءِ اعظم امریکہ کی مرضی سے آتے اور جاتے ہیں اور جب تک امریکہ چاہے قائم رہتے ہیں' ان باتوں کا ثبوت اور مثال آسٹریلیا کے مذکورہ بالا واقعات سے ملتی ہے۔

اسلحہ کی سمگلنگ

پھر مصنف ''اسلحہ کی سمگلنگ'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ مغربی سرمایہ دار ممالک کا سب سے زیادہ عام جرم فوجی اسلحہ کی سمگلنگ ہے۔ اس کو حکومتی سطح کا جرم تب ہی کہا جاتا ہے جب کہ ملک کی حکومت جن ممالک کو اسلحہ فراہم کرنے کی اجازت نہیں دیتی ان ممالک کو اسلحہ سمگل کیا جائے' لیکن حکومت کی بعض شاخیں ایسا کرتی ہیں......

سی آئی اے نے حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایران کو اسلحہ فروخت کیا اور نفع سوئٹزرلینڈ کے بینک میں جمع کرایا جس کو سی آئی اے کنٹرول کرتی ہے۔ پھر اس روپیہ کے ذریعہ اسلحہ خریدا گیا اور غیر قانونی طور پر کنٹراس (Contras) کے ان گوریلوں کو بھیج دیا گیا جو نکاراگوا کی حکومت کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اس زمانے میں امریکن کانگریس نے قانون پاس کر دیا تھا کہ کسی گورنمنٹ ایجنسی کو اجازت نہیں کہ کنٹراس کو اسلحہ یا روپیہ سپلائی کرے۔ ایران کو اسلحہ بیچنا اور نفع کو کنٹراس بھیجنا ایسے جرائم تھے جن میں سی آئی اے کے بڑے لوگ' ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ' نیشنل سکیورٹی کونسل اور صدر کے دفتر کے لوگ ملوث تھے' بلکہ اس بات کا بھی شبہ ہے کہ اس نفع کا کچھ حصّہ امریکہ کے ان سیاست دانوں کو مدد دینے کے لئے استعمال کیا گیا جو نکاراگوا میں مداخلت کے حامی تھے۔

سی آئی اے نے اس بات کو باقاعدہ تسلیم کیا کہ اس نے انگولا اور موزمبیق کی مدد کی جن کا ملٹری اسلحہ جنوبی افریقہ کی فوج اور باغی مل کر استعمال کرتے تھے۔

حکومتی نظام کے تحت قتل

مصنف لکھتا ہے:

The assassination of political leaders whose programs run counter to the interests of a nation has become almost common-place in international politics. It is one of the most sinister of modern-day state-organized crime.

''ان سیاسی لیڈروں کا قتل جن کا پروگرام قوم کے مفاد کے خلاف ہوتا ہے' جدید

بین الاقوامی سیاست میں بالکل عام سی بات ہوگئی ہے۔ یہ جدید دور میں حکومتی نظام کے تحت جرائم کی بڑی خوفناک مثال بن چکی ہے''۔

یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ فرانسیسی جاسوسی محکمہ نے ایک کرایہ کے قاتل کرسچین ڈیوڈ کو حاصل کیا (جس کا تعلق رابرٹ ولیسکو اور امریکہ کی منشیات سے متعلق ایجنسی سے بھی ہے) تاکہ مراکش کے بائیں بازو کے لیڈر بن برکا کو قتل کروایا جائے۔

۸۰ بے گناہوں کا قتل

مصنف مزید لکھتا ہے:

In early 1956, the CIA hired a team of assassins to kill Sheik Fadlallah in Lebanon. Sheik Fadlallah is the leader of a Shiite religious group fighting for control of the Lebanese government. The CIA suspected him of planning the attack on U.S. Marine barracks. The assassination team planted a car bomb that subsequently exploded, killing 80 people. Sheik Fadlallah was not one of them.[۲۱]

''۱۹۵۶ء کے شروع میں سی آئی اے نے قاتلوں کے ایک گروہ کو لبنان کے شیخ فضل اللہ کو مارنے کے لئے کرایہ پر حاصل کیا۔ شیخ فضل اللہ شیعہ مذہبی گروپ کے لیڈر تھے اور لبنان کی حکومت کا کنٹرول حاصل کرنے کے لئے لڑ رہے تھے۔ سی آئی اے کو شبہ تھا کہ یہ امریکہ کے نیوی بارکوں پر حملہ کا سوچ رہے تھے۔ قاتلوں کی ٹیم نے کار بم نصب کر دیا۔ جب بم پھٹا تو ۸۰ آدمی مارے گئے شیخ ان میں سے نہ تھے''۔

واضح رہے کہ امریکہ کا قانون اپنی سی آئی اے یا کسی دوسری ایجنسی کو سوائے جنگ کے دوسرے ملکوں کے سیاست دانوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔

پھر مصنف لکھتا ہے:

There is a good deal of evidence that the U.S. government planned the assassinations of President Diem in Vietnam, Patrice Lumumba in the Congo, and Rafael Trujillo in the Dominican

''اس بات کا کافی ثبوت موجود ہے کہ امریکن گورنمنٹ نے ویت نام کے صدر ڈائم کو ویت نام میں قتل کرنے کی سازش کی۔ مزید برآں کانگو میں لوممبا اور ڈومینکن میں رافیل ٹروجیلو کو قتل کرنے کی سازش بھی کی''۔

دہشت گردی کی تعلیم اور لیڈروں کے قتل کی ہمت افزائی

مصنف بہت سی مثالیں دینے کے بعد لکھتا ہے: مثال کے طور پر سی آئی اے نے ایک ہینڈ بک تیار کی اور اسے نکاراگوا میں تقسیم کیا جس میں بلاامتیاز سیاسی لیڈروں کے قتل کی ہمت افزائی کی گئی تھی اور ان شہریوں کے قتل کی بھی ہمت افزائی تھی جو سینڈنیسٹاس سے ہمدردی رکھتے ہوں۔ اس پمفلٹ میں غیر قانونی دہشت گردی کے بلیو پرنٹ اور طریقے بھی سکھائے گئے تھے۔ امریکن سی آئی اے نے چائلین (Chilean) کی خفیہ جاسوسی کے محکموں کے لوگوں کو ٹریننگ دی اور مشورے دیئے۔ یہ کام ۱۹۷۰ء میں وہاں کے پریذیڈنٹ کے الیکشن سے پہلے اور بعد میں کیا گیا۔ DINA نے صدر کو ہٹانے بلکہ جنرل رینی اور صدر کو قتل کرنے کی سازش بھی کی۔ پھر بعد میں جب جنرل پینوشیٹ (Pinochet) چائل کا صدر بن گیا تو اس نے DINA کو آپریشن'' کانڈر'' قائم کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ ایف بی آئی کے ایجنٹ رابرٹ شیریر نے ایک اہم درجہ کا خفیہ پیغام واشنگٹن بھیجا جس کے الفاظ انگریزی میں یوں تھے:

A third and more secret phase of Operation Condor involves the formation of special teams from member countries to travel anywhere in the world to non-member countries to carry out sanctions including assassinations.

''آپریشن کانڈر کا تیسرا اور زیادہ خفیہ مرحلہ یہ تھا کہ ممبر ممالک سے خاص ٹیمیں بنائی جائیں جو دنیا میں غیر ممبر ممالک میں ہر جگہ جا سکیں اور وہاں جا کر متعینہ احکامات بجا لائیں جن میں قتل بھی شامل ہو''۔

پھر مختصراً وہ لکھتے ہیں کہ اس پالیسی کے تحت چائل کی خفیہ ایجنسی DINA کے تین

ایجنٹ امریکہ آئے۔ انہوں نے اس کار میں بم نصب کیا جس میں پنوشیٹ (Pinochet) گورنمنٹ کا جلاوطن شخص لیٹیلیئر (Letellier) سفر کر رہا تھا۔ اس سے پچھلی کار سے ریموٹ کنٹرول سے بم اڑا دیا گیا۔ یہ کنٹرول سگریٹ لائٹر کے ساتھ نصب تھا۔ بم والی کار میں ایک مسافر موفٹ اور اس کی بیوی بھی بیٹھے تھے۔ موفٹ کی بیوی اور لیٹیلیئر مارے گئے' مگر مائیکل موفٹ اس قصہ کو سنانے کے لئے زندہ بچ گیا۔ تفتیش کے بعد DINA (ڈی آئی این اے) کے تینوں ایجنٹ گرفتار ہو گئے اور ان پر قتل کا مقدمہ چلا' مگر سی آئی اے اور ایف بی آئی نے مقدمہ میں رکاوٹ ڈالی اور معلومات اور کاغذات فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ انگریزی میں مصنفین کا فقرہ ملاحظہ ہو:

This was not the only time the CIA and the FBI covered up murders by people associated with them. A Cuban exile, Ricardo (Monkey) Morales, immigrated to Miami in 1969. He was employed by the CIA and the FBI.....

''یہ کوئی ایک دفعہ نہیں ہوا کہ سی آئی اے اور ایف بی آئی نے اپنے متعلقہ لوگوں کے قتل جیسے جرائم پر پردہ ڈالا ہو۔ کیوبا کا جلاوطن Morales ۱۹۶۹ء میں ترک وطن کر کے میامی چلا گیا۔ وہ سی آئی اے اور ایف بی آئی کا ملازم تھا مگر احکام کے تحت اس نے وینزویلا جا کر وہاں کی خفیہ ایجنسی میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور کاراکاس کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کا سیکورٹی افسر بن گیا''۔

ہوائی جہاز میں بم نصب کر کے ۷۳ مسافروں کا قتل

کورٹ کے مہیا کردہ ثبوت اور شائع کردہ انٹرویوز میں اس نے تسلیم کیا کہ اس نے ایئر کیوبانا کی ایک فلائٹ میں بم نصب کیا جس میں ۷۳ مسافر مارے گئے۔ خود اس نے اور میامی پولیس نے تسلیم کیا کہ یہ سی آئی اے کا کام تھا اور سی آئی اے کے احکامات کے تحت اس نے یہ کام کیا تھا' مگر اسے کوئی افسوس نہ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اگر ایسا کام دوبارہ کرنا پڑا تو وہ دوبارہ کرے گا۔

اسے میامی میں ۱۰ ٹن ماروجینا منشیات جہاز پر رکھنے کے موقع پر گرفتار کیا گیا۔

لیکن کیونکہ وہ ایف بی آئی اور سی آئی اے کا خفیہ ایجنٹ تھا لہٰذا اسے پکڑا نہیں گیا۔ وہ کھلم کھلا بم چلانے، قتل کرنے اور لوگوں کو مارنے کی کوششوں کا ذکر کرتا تھا، مگر اس نے کبھی ایک دن بھی جیل میں نہیں گزارا۔ اس نے ۱۹۶۸ء میں جبکہ وہ سی آئی اے کا ایجنٹ تھا، تسلیم کیا کہ اس نے کاسترو کے ایک مخالف کو قتل کیا اور ایک دوسرے مخالف کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ ایف بی آئی کی ملازمت کے دوران اس نے کیوبا کے ایک اور جلاوطن کو دن دہاڑے قتل کیا۔ یہ قتل کاسترو کے ہمدردوں کو وارننگ کے طور پر کیا گیا۔ اب اصل انگریزی الفاظ ملاحظہ فرمائیں!

حکومت کی طرف سے منظّم طور پر قتل کرانے کے واقعات

In court testimony and published interviews, Morales admitted that he planted a bomb on an Air Cubana flight from Caracas that killed 73 passengers. He and the Miami police both testified in court that this was a CIA job and he was acting under their instructions. He was unrepentant: "If I had to, I would do it over again."

Morales was arrested in Miami overseeing the shipment of 10 tons of marijuana. Because of his status as an undercover agent for the FBI and the CIA, he was never convicted. He openly admits to bombings, murder, and assassination attempts, yet he has never served a day in prison. In 1968, while he was a contract agent for the CIA, he admitted to murdering an anti-Castro activist and trying to execute another. While employed by the FBI, he murdered another Cuban exile, Eladio Ruiz, in broad daylight in downtown Miami. The execution was "Reportedly carried out as a warning to Castro sympathizers."

پھر مصنف لکھتا ہے کہ اس شخص کے قتل، دہشت گردی اور منشیات کے کاروبار میں سی آئی اے کی حفاظت اس وقت ہی ختم ہوئی جبکہ اسے میامی کے شراب خانہ میں ۱۹۸۲ء میں گولی ماردی گئی۔

امریکی صدر ریگن کی منظور کردہ قتل اور حملوں کی سازش

مصنف لکھتا ہے:

The most recent example of the U.S. government's involvement in murder and assassination plots in the plan approved by President Reagan for the CIA to "destablize" the Libyan govemment of Colonel Muammar Qaddafi. The Washington Post reported that the plan included an effort to "lure [Qaddafi] into some foreign adventure or terrorist exploit that would give a growing number of Qaddafi. A CIA report in 1985 argued that the United States should "stimulate" Qaddafi's fall by encouraging disaffectd elements in the Libyan army who could be spurred to assassination attempts."

''قتل اور جان سے مارنے کی سازشوں کی جدید ترین مثال سی آئی اے کی ان سازشوں میں ملتی ہے جن کی صدر ریگن نے لیبیا کی حکومت اور قذافی کے خلاف منظوری دی۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق اس بات کا خاکہ تیار کیا گیا کہ قذافی کو غیر ملکی کارگزاری میں دہشت گردی کے پلاٹ میں پھنسا دیا جائے۔ ۱۹۸۵ء میں سی آئی اے نے دلیل دی کہ قذافی کی حکومت کو اس طرح ختم کیا جائے کہ لیبیا کے غیر مطمئن فوجیوں کو قذافی کے قتل پر اکسایا جائے''۔

فرانسیسی حکومت کے انتظام سے بحری جہاز کی تباہی

ماحولیاتی امن اور بہتری کی ایک انجمن تھی جس کا نام Green Peace یعنی امن کی سبز انجمن تھا۔ اس کا کام یہ تھا کہ جو افعال ماحولیات میں تباہ کن اثرات پیدا کریں ان کو روکا جائے۔ اس کا کام یہ بھی تھا کہ ماحول میں ایٹم بموں کے تجربوں کو روکا جائے جن سے ماحول میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اس انجمن کے جہاز کو تباہ کرنے کی ذمہ داری فرانس کی خفیہ پولیس کو سونپی گئی۔ کیونکہ فرانس ۱۹۸۵ء کے آخر میں جنوبی بحر الکاہل میں ایٹمی بموں کے تجربے کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس انجمن کا جہاز تجربوں کی جگہ گیا تا کہ ایسے نقصان دہ تجربات کو روکا جائے۔ فرانسیسی حکومت نے اپنی خفیہ سروس

کے لوگوں کو آسٹریلیا بھیجا کہ اس انجمن کے جہاز کو نقصان پہنچایا جائے تا کہ وہ تجربات میں رکاوٹ نہ ڈال سکے۔ ان ایجنٹوں نے اس جہاز کے قریب بم نصب کئے جن سے جہاز بے کار ہو گیا اور جہاز کا ایک ملاح مارا گیا۔ (۲۲)

سازشیں اور بدترین جرائم

مصنف سازشوں کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

Agents and officials of the CIA, the FBI, and the Drug Enforcement Agency are known conspirators in criminal acts ranging from murder to gun smuggling, breaking and entering, illegal wiretapping, illegal bugging, illegal use of violence to coerce compliance, blackmail, fraud, and myriad other criminal offenses committed in the course of routine investigations or crisis situations in which extreme measures are deemed necessary and justifiable.

''سی آئی اے وایف بی آئی اور منشیات سے متعلقہ ادارہ کے ایجنٹ اور افسر جرائم کے سلسلے میں ثابت شدہ سازشی لوگ ہیں۔ ان کے جرائم میں قتل' ہتھیاروں کی سمگلنگ' بلڈنگوں میں زبردستی گھسنا' چاہے توڑ پھوڑ کے بعد داخلہ ممکن ہو' غیر قانونی طور پر لوگوں کے ٹیلیفون کے تاروں کو استعمال کر کے گفتگو سننا' غیر قانونی طور پر آلات کے ذریعے لوگوں کی گفتگو سننا' غیر قانونی طور پر تشدد کے ذریعے احکامات منوانا' بلیک میل' فراڈ اور ہزار ہا قسم کی مجرمانہ کارروائیاں جو عام تفتیش یا خاص حالات میں ضروری سمجھی جاتی ہیں''۔

دوسرے غیر قانونی افعال

اس عنوان کے تحت مصنف نے لکھا ہے کہ سی آئی اے سینکڑوں امریکن شہریوں کے نظریات اور افعال پر نظر رکھتی ہے اور سیاسی جماعتوں میں دخل اندازی کرتی ہے۔ عوام کے لفافے غیر قانونی طور پر عدالت کی اجازت کے بغیر کھولے اور پڑھے جاتے ہیں۔ فاحشہ عورتوں کو اعلیٰ درجے کی کوٹھیاں فراہم کی جاتی ہیں اور طرح طرح کے نفسیاتی تجربات کئے جاتے ہیں' مگر یہ باتیں اس وقت ہمارے موضوع سے باہر ہیں۔

خدا نے چاہا تو ہم اس پر الگ تحریر پیش کریں گے کہ مغربی حکومتیں خود اپنے عوام سے کیا کیا زیادتی کرتی ہیں۔

پھر مصنف لکھتا ہے کہ سی آئی اے کو کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے عربوں کو اسلحہ دینا پڑتا ہے۔ آج لبنان کو اسلحہ بھیجنا پڑتا ہے تو کل شام کو۔ قوانین ہر آن تو بدلے نہیں جا سکتے' پس سٹیٹ کرائم کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

امریکن کانگریس کے بعض ارکان اور صحافی اس قسم کی باتوں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ ایجنسیوں کے جرائم کو طشت از بام کیا جائے...... پھر لکھتا ہے کہ:

To avoid these dangers but still carry out their mission, a solution is found in complicity with criminal groups that are specialists in the kinds of operations deemed necessary- murder, assassination, blackmail, kidnapping, smuggling, and money laundering State-organized crime and organized crime then become interwined. This circumstance has arisen time and again in the history of the United States (۲۳)

''ان خطرات سے بچنے اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے یہ طریقہ نکالا گیا کہ ان مجرموں کے گروپوں کو شامل کر لیا جائے جو اس قسم کے کاموں میں ماہر ہوتے ہیں' جیسے قتل' جان سے مارنا' بلیک میل' اغوا' سمگلنگ' منی لانڈرنگ یعنی ناجائز دولت کو بینکوں کے ذریعے جائز دولت میں تبدیل کر لینا۔ اس طرح سے حکومت کے نظام کے تحت جرائم کرنے کے طریقے اور عام مجرموں کی تنظیم آپس میں گڈمڈ ہو جاتی ہیں۔ ایسے مواقع امریکن تاریخ میں اکثر آتے رہتے ہیں''۔

پھر صفحہ ۳۴۷ پر مصنف مثال کے طور پر لکھتا ہے کہ جنگ عظیم دوم کے دوران نیوی کی خفیہ سروس نے منظم مجرموں کے گروپ کے دو اشخاص کو ساتھ ملایا تاکہ کمیونسٹ لیبر لیڈر ہیری برجس کے اثر کے خلاف کام کیا جا سکے۔ بدلے کے طور پر ان میں سے ایک شخص لکی لوسینو کو جیل سے رہا کر دیا گیا اور دوسرے شخص میر لانسکی کو امریکہ میں غیر قانونی کاروبار کے بڑے حصّہ کا کنٹرول دے دیا گیا۔ پھر مصنف لکھتا ہے:

In Vietnam, as shown, the CIA aided the

opium traffic, and today they are implicated with organized crime in assassination attempts as well as in smuggling, money laundering, and, perhaps, international narcotics.[۲۴]

''جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ ویت نام کی جنگ میں سی آئی اے نے افیون کے لانے اور لے جانے میں مدد کی تھی جبکہ آج سی آئی اے قاتلانہ حملوں کی کوشش، سمگلنگ، منی لانڈرنگ اور شاید منشیات کے بین الاقوامی کاروبار میں بھی ملوث ہے''۔

اس کے بعد مصنف ماہر نفسیات کے نظریات کا ذکر کرتا ہے کہ آخر لوگ جرائم کیوں کرتے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ ان نظریات کے تحت حکومت کے نظام کے مطابق جرم کرنے والے مشکلات پیدا کرتے ہیں..... آخر میں مصنف لکھتا ہے:

State organized crime is an even more-telling criticism of these theories in that it is an example of criminality that involves the use of violence and the illegal granting of licenses to steal, murder, plunder, and rape on a scale rarely paralleled in the annals of conventional criminal exploits.

''حکومت کے منظّم جرائم کی وجہ سے نفسیاتی نظریات پر زیادہ سختی سے تنقید ہوتی ہے۔ یہ جرائم کی ایسی مثال ہے جس میں تشدد، چوری، قتل، لوٹ مار اور زنا بالجبر کے غیر قانونی طور پر لائسنس جاری کر دیئے جاتے ہیں، چنانچہ یہ جرائم اتنے بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں جس کی مثال عام مجرموں کے گروہوں میں مشکل سے ملتی ہے''۔ (گویا حکومت عام مجرموں سے بڑی مجرم ہے)

ولیم جے چیمبلس نے بھی اپنی کتاب ایکسپلورنگ کریمنالوجی کے شروع میں صفحہ ۷۸ سے ۸۱ تک حکومت کے منظّم جرائم پر گفتگو کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ حیرانی کی بات نہیں کہ حکومت کے منظّم جرائم کے اعداد و شمار ملنے مشکل ہوتے ہیں کیونکہ حکومت اپنے جرائم کے اعداد و شمار اکٹھا نہیں کرنا چاہتی۔ اس کے باوجود ہم جانتے ہیں کہ دنیا کی بہت سی حکومتیں اپنے اقتدار کو گولی، غیر قانونی جیل اور پولیس کے مظالم سے قائم رکھتی ہیں۔ ان میں سے اکثر چیزوں کو خود اُن کے قانون میں جرائم شمار کیا جاتا ہے۔ ان باتوں

کے باوجود کوئی حکومت ان جرائم کے اعداد وشمار شائع نہیں کرتی جو کہ وہ خود کرتی ہے۔

ان جرائم کی ایک مثال منظّم قتل ہیں۔ امریکہ کے قانون میں قتل کی سازش جرم ہے۔ ۱۹۷٦ء میں سینٹ کی میٹنگ میں امریکن افسروں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ انہوں نے بہت سے غیر ملکوں کے سربراہوں کو قتل کرنے کی سازش کی جن میں یوگنڈا کے لومبا' گھانا کے کوامی نکما(Kwame Nkuma) کیوبا کے فیڈل کاسترو اور چائل کے سلواڈور الینڈی(Salvadore Allende) شامل تھے۔ اس بات کا بھی ثبوت پیش کیا گیا کہ سی آئی اے نے منظّم مجرموں کے گروہوں میں سے مجرموں کو چن کر کاسترو کے قتل کرنے کی کوشش کی۔ مصنف نے ان کے نام بھی دیئے ہیں۔ ان صدور میں سے کچھ مارے بھی گئے۔

ملٹی نیشنل کارپوریشن آئی ٹی ٹی نے امریکن حکومت سے مل کر چائل کی حکومت کے سربراہ جو جمہوریت کے ذریعے چنا گیا تھا یعنی ایلینڈی کی حکومت ختم کرنے کی سازش کی۔ اس انقلاب(Coup) میں بہت سے لوگ قتل ہوئے جن میں صدر ایلینڈی اور چائل کی فوج کا جنرل رینی بھی تھا۔

مذکورہ بالا بیان کے خاص انگریزی فقرے ملاحظہ ہوں:

One example of governmental crime is planned assassinations. IN U.S. law, it is a crime to conspire to commit murder. At Senate Hearings held in 1976, it was admitted by U.S. government officials that they conspired to murder several heads of foreign governments, including Patrice Lumumba of Uganda, Kwame Nkuma of Ghana. Fidel Castro of Cuba, and Salvadore Allende of Chile. Evidence was also presented that the CIA enlisted the services of organized-crime figures John Roselli, Sam Giancanna, and Santo Trafficante, Jr., in the attempt to assassinate Fidel Castro. Some of the multinational corporation I.T.T. conspired with the U.S. government to overthrow the democratically elected government of

Salvadore allende in Chile. The coup that ensued ended in the murder of many people, including President Allende and the General of the Chilean army, Renee Schneider.[۲۵]

مزید صفحہ ۹۷ پر لکھتا ہے کہ ۱۹۵۴ء میں امریکن گورنمنٹ کے افسروں نے یونائٹڈ فروٹ کمپنی کے افسروں سے سازش کر کے گوئٹے مالا کی قانونی حکومت کو ختم کیا۔ یہ سب کچھ بین الاقوامی اور امریکن قانون کے بھی خلاف تھا۔ جیکو بوآ ربینز(Arbenz) گوئٹے مالا کا صدر اس وعدہ پر چنا گیا تھا کہ ملک میں زمینی اصلاحات(reforms) کی جائیں گی جس میں غریب کسانوں کو زمین دی جائے گی اور غریبوں کو نوکریاں دی جائیں گی۔ اس ریفارم کا سب سے بڑا نشانہ یونائیٹڈ فروٹ کمپنی بنتی تھی جو کہ امریکہ میں قائم بین الاقوامی فرم تھی۔ اس لئے اس کمپنی نے جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ ملک میں لوہے کا پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اے اے برنے نے دعویٰ کیا کہ گوئٹے مالا روسی ڈکٹیٹر شپ کے کنٹرول میں آ گیا ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ آربینز نے کمیونسٹ نظریہ کو رد کر دیا تھا اور اس کوشش میں تھا کہ سرمایہ دارانہ جمہوریت نواز اقتصادی نظام قائم کرے لیکن ایسا نظام جو شہروں اور کھیتوں کے غریبوں کو ایک مناسب طور پر زندگی گزارنے کا موقع مہیا کرے۔ مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ ان بین الاقوامی فرموں کی آمدنیوں کو کم کیا جائے جو حکومتی پیچیدگیوں کی وجہ سے زمین اور عوام کا استحصال کر کے بہت دولت مند ہو گئی تھیں۔ آربینز ریفارم کا نظریہ پیش کرتا تھا اور کمیونزم کا نظریہ پیش نہیں کرتا تھا جس کو وہ رد کر چکا تھا۔ اس کے باوجود آئزن ہاور کی حکومت نے ایک خاکے کی منظوری دی جس کا نام آپریشن سکسیس(Success) تھا۔ جس کا بندوبست سی آئی اے نے کیا اور مالی مدد بھی اس نے دی۔ آخر ۱۹۵۴ء میں آرماس نے دولت، ہتھیاروں امریکن حکومت کی مدد سے آربینز کی حکومت کو الٹ دیا۔ مصنف نے تفصیل سے لکھا ہے کہ جان فوسٹر ڈلس اور بہت سے لوگوں کا اس میں ہاتھ تھا.....

۱۹۵۴ء کے انقلاب میں ۹۰۰۰ افراد گرفتار کیئے گئے۔ ان میں سے بہت سوں کو

سخت ظالمانہ اذیتیں دی گئیں۔ ۱.۵ ملین زمین بڑے زمینداروں کو واپس کردی گئی جن میں یونائیٹڈ فروٹ کمپنی بھی شامل تھی۔ خاص انگریزی فقرے ملاحظہ ہوں:

.....formist ideology, not communism. Nevertheless, the Eisenhower administration approved a plan called Operation Success, which was organized, inspired, and financed by the CIA. In 1954, Castillo Armaswith money, arms, and assistance from the United Statesoverthrew Arbenz. Thomas McCann of United Fruit wrote that "United Fruit was involved at every level." in the CIA's successful Guatemalan coup, John Foster Dulles, Then Secretary of State.....

During and after the 1954 coup, over 9,000 people were arrested. Many of them were brutally tortured. Over 1.5 million acres of land were returned to the large land owners, including, of course, United Fruit.

نکاراگوا میں سازشیں

۱۹۸۴ء میں سی آئی اے نے نکاراگوا میں جو سازشیں کیں ان میں عوام کو افسروں کے قتل پر اکسانا اور عوام کو بلیک میل کے ذریعے حکومت مخالف گوریلوں کی مدد پر مجبور کرنا جیسی سازشیں شامل تھیں۔ مصنف لکھتا ہے:

In 1984, the Central Intelligence Agency produced and distributed to people in Nicaragua a manual that advocated the murder of government officials; the murder of people opposed to the government to make it look like the government murdered them, thereby creating martyrs; the blackmailing of ordinary citizens to force them to work for guerillas opposing the government; the destruction of public property; the disruption of traffic by throwing nails on the road; and other criminal acts. The CIA was committing a crime by advocating acts that are against the law in its own

country as well as against the laws of Nicaragua and the international court of Justice. The acts advocated by the CIA caused untold harm and suffering to the people of Nicaragua. Throwing nails on the street, for example, destroys truck and automobile tires, which are in short supply in an impoverished country. Farm produce rots while waiting to get to markets where people are desperate for food. Produc ts for export are delayed, reducing the country's economy and, in the end, lowering the standard of living which is already one of the poorest in the World.

''۱۹۸۴ء میں سی آئی اے نے ایک مینویل تیار کیا اور اسے نکاراگوا کے عوام میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں لوگوں کو اکسایا گیا تھا اور اس بات کی وکالت کی گئی تھی کہ ان سرکاری افسروں کو قتل کر دیا جائے جو حکومت کے مخالف ہیں تاکہ لوگ سمجھیں کہ حکومت نے انہیں قتل کیا ہے' اس طرح وہ شہید کہلائیں' پھر عام شہریوں کو بلیک میل کر کے مجبور کیا جائے کہ وہ ان گوریلوں کے ساتھ کام کریں جو حکومت کے مخالف ہیں۔ نیز انہیں عوامی ملکیت کی چیزوں کو برباد کرنے' سڑکوں پر کیلوں کو بچھا کر ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنے اور مزید جرائم پر اکسایا گیا۔ ان جرائم سے عوام کو ناقابل تلافی نقصانات پہنچتے تھے۔ جس غریب ملک میں ٹرک اور گاڑیاں پہلے ہی کم ہوں وہاں ٹائروں کی بربادی سے مارکیٹوں تک کھانے کے سامان کی سپلائی رک جاتی ہے اور غریب ملک میں سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے''۔

ویت نام کی جنگ اور امریکہ و فرانس کا منشیات کا کاروبار

صفحہ ۱۸ پر مصنف مزید لکھتا ہے:

Today, however, other forms of state-organized crime pale in comparison to the crime of smuggling. During the occupation of Indo-China (Vietnam, Cambodia and Laos), the French government and. later, the American government conspired with local and international

narcotics dealers to smuggle drugs. Initially, the French depended upon opium smuggling to finance the colonial governments in Indo-China. In time, the opium and heroin production financed the French and the American wars against the Vietnamese. The U.S. government today engages in the criminal smuggling of military weapons to clandestinely support right-wing governments. These crimes are discussed in detail in Chapter13.

''آج سمگلنگ کے سامنے حکومت کے جرائم کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ انڈوچائنا (ویت نام، کمبوڈیا، لاؤس) پر قبضے کے دوران فرانسیسی حکومت اور بعد میں امریکن حکومت نے منشیات کے مقامی اور بین الاقوامی ڈیلروں سے مل کر منشیات سمگل کیں۔ شروع میں انڈوچائنا میں نوآبادیاتی حکومتوں کے اخراجات چلانے کے لئے فرانسیسیوں نے افیون کی سمگلنگ کو ذریعہ آمدنی بنائے رکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ فرانسیسیوں اور امریکنوں کی ویت نام کی جنگ کا خرچہ ہیروئن اور افیون کی پیداوار سے چلتا رہا۔ آج کل امریکن حکومت غیر قانونی طور پر دائیں بازو کی حکومتوں کی اسلحہ کے ذریعے مدد کرتی ہے۔ ان جرائم کا تیرھویں باب میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے''۔

امریکہ مجرمانہ عمل سے وجود میں آیا

مصنف لکھتا ہے:

The United States was born from criminal action. The revolution of the colonists against British rule was a criminal act according to existing law. The revolutionaries won the struggle and thereby converted their crimes into acts of heroism.[۲۶]

''امریکن حکومت مجرمانہ عمل سے وجود میں آئی۔ امریکن کالونی کی انگلینڈ کے خلاف بغاوت اس وقت کے قوانین کے مطابق ایک مجرمانہ عمل تھا، لیکن یہ بغاوت کامیاب ہوئی تو امریکہ کے جرائم ہیروازم کے اعمال بن گئے۔''

یاد رہے کہ بغاوت کرنے والے لوگ انگریز نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی

مادری زبان بھی انگریزی تھی اور مذہب بھی وہی تھا جو انگلینڈ والوں کا مذہب تھا لیکن انہوں نے اپنے ہی مادر وطن سے بغاوت کی' جبکہ کشمیریوں کا مذہب بھی ہندو مذہب کی ضد ہے' زبان بھی مختلف ہے اور ہندوؤں کی حکومت جو ظلم کشمیری مسلمانوں پر ڈھا رہی ہے وہ بدترین مظالم ہیں۔ کشمیری نوجوانوں کو دورانِ حراست قتل کر دینا' کشمیریوں کے مکانات منہدم کر دینا اور گھر گھر تلاشی کے دوران خواتین کی عصمت دری روزمرہ کا معمول ہے۔

جب برٹرینڈ رسل زندہ تھا تو اُس وقت کشمیریوں پر اس قدر شدید مظالم نہ ہوتے تھے' مگر اس نے یوں لکھا:

When one observes that the high idealism of the Indian government in international matters breaks down completely when confronted with the question of Kashmir, it is difficult to avoid a feeling of despair.

''جب انسان دیکھتا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کا بین الاقوامی بلند نظریہ کشمیر کے معاملہ میں مکمل طور پر فیل ہو جاتا ہے تو انسان کا ناامیدی کے جذبات سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے''۔

حواشی

۱۶) رسل: نیو ہوپس فار اے چینجنگ ورلڈ' ص ۱۰۱' مطبوعہ لندن ۱۹۶۸ء
۱۷) برٹرینڈ رسل: انڈرسٹینڈنگ ہسٹری
۱۸) تاریخ فلسفہ' ص ۳۱۷
۱۹) مغربی فلسفہ کی تاریخ' ص ۷۶۷
۲۰) شعبہ جرائم کی تحقیق' ص ۳۳۴
۲۱) شعبہ جرائم کی تحقیق' ص ۳۴۰
۲۲) شعبہ جرائم کی تحقیق' ص ۳۴۴
۲۳) شعبہ جرائم کی تحقیق' ص ۳۴۶' ۳۴۷
۲۴) شعبہ جرائم کی تحقیق' ص ۳۴۷
۲۵) ولیم جے چیمبلس: ایکسپلورنگ کریمنالوجی' ص ۷۸' ۷۹
۲۶) شعبہ جرائم کی تحقیق' ص ۸۲

امام اسرائیل بن موسیٰ بصریؒ

(م ۱۶۰ھ)

عبدالرشید عراقی

امام ربیع بن صبیح بصری کی طرح امام اسرائیل بن موسیٰ بصری نے بھی برصغیر پاک وہند میں اسلام کی شمع روشن کی۔ آپ کئی بار ہندوستان تشریف لائے۔ مؤرخین نے ان کو ''نزیل الہند'' کا لقب دیا۔

امام اسرائیل بن موسیٰ کا مولد و مسکن بصرہ ہے۔ یہ بھی امام حسن بصری کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ ان کا شمار زمرۂ اتباع تابعین میں ہوتا ہے اور ان کی حیثیت اتباع تابعین میں گل سرسبد کی تھی۔

امام حسن بصریؒ کے علاوہ آپ نے امام وہب بن منبہ' امام محمد بن سیرین اور امام ابو حازم جیسے جلیل القدر ائمہ اسلام سے بھی استفادہ کیا۔ (۱)

ان کی ذات گوناگوں اوصاف و کمالات کی وجہ سے مرجع خلائق بن گئی تھی۔ اس لئے آپ سے بے شمار لوگوں نے اکتساب فیض کیا۔ مشہور امامِ حدیث حضرت سفیان بن عیینہ ان کے تلمیذ رشید تھے۔ (۲)

ان کے علاوہ امام سفیان ثوری اور امام یحییٰ بن سعید القطان بھی ان کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ (۳)

امام اسرائیل بن موسیٰ کی عدالت وثقاہت' امانت و دیانت' ذکاوت و فطانت اور حفظ وضبط پر علمائے اسلام کا اتفاق ہے۔

امام یحییٰ بن معین' امام ابو حاتم' امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی اور امام ابن حبان نے ان کے ثقہ و ثابت ہونے کی گواہی دی ہے۔ (۴)